سوال

(149) نماز وتر خاص کر تین رکعت آنحضرت ﷺ سے کس طرح ثابت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز وتر خاص کر تین رکعت آنحضرت ﷺ سے کس طرح ثابت ہے بعینہٖ نماز مغرب کی طرح یا کہ دو رکعت جدا اور ایک جدا یا تینوں رکعتیں ایک ہی تشہد آخری کے ساتھ اور جو تشہد کہ درمیان ہے وہ آنحضرت ﷺ کے قول یا فعل سے ثابت ہے یا نہیں اور جو کوئی وتر تین رکعت نماز مغرب کی طرح پڑھے اور قعدہ اولیٰ بھول جاوے تو اس پر سجدہ سہو ہوگا یا نہ اور قنوت کی دعا یا تکبیر کے بھول جانے سے سجدہ سہو ہوگا۔ یا نہ اور قنوت کی دعا یا تکبیر کے بھول جانے سے سجدہ سہو ہوگا۔ یا نہ بادلائل بیان فرمادیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وتر تین رکعت نماز رسول اللہ ﷺ سے معتبر سندوں کے ساتھ دو طرح سے ثابت ہیں ایک یہ کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنا بعدۂ ایک رکعت تنہا پڑھنی جیسے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعت وتر کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تھے اور پھر ایک رکعت علیحدہ تنہا پڑھتے تھے اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور اس کو قوی کہا ہے۔ اور ابن حبان اور ابن سکن نے بھی اس حدیث کو اپنی صحیحین میں بیان کیا ہے اور طبرانی نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے۔ اسی طرح تلخیص الجیر میں ہے۔ دوسری یہ کہ تینوں رکعت پڑھ کر اخیر میں سلام پھیرنا۔ چنانچہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت نماز وتر پڑھتے اخیر کے سوا اور کہیں نہ بیٹھتے یعنی تینوں ایک ہی تشہد سے پڑھتے اس حدیث کو امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بیان کیا ہے اور امام احمد اور حاکم کے لفظوں میں اختلاف ہے۔ مگر معنی سب کا یہی ہے جو اوپر گزرا اور جیسے کہ اس زمانہ میں وتر کی نماز مغرب کی نماز کی طرح پڑھتے ہیں میری نظر سے کوئی صحیح حدیث اس بارہ میں نہیں گزری۔ ہاں عبداللہ بن مسعود کا ایک قول ہے کہ نماز وتر نماز مغرب کی طرح ہے دار قطنی نے اس روایت کو حضرت ﷺ کا قول بیان کیا ہے۔ مگر بیہقی نے کہا کہ صحیح یہی ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ پس جب کہ نماز وتر میں قعدہ اولیٰ کا نہ ہونا صحیح طور پر رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اور آنحضرت ﷺ وتر میں قنوت اور رفع یدین اور تکبیر پر مداومت نہیں کی اس لیے اگلے اور پچھلے علماء کا ان کے ثبوت میں اختلاف ہے تو وتر میں قعدہ اولیٰ یا قنوت یا رفع الیدین (۱) یا تکبیر کے چھوڑنے سے سجدہ سہو کس طرح لازم ہوگا۔ حررہ عبدالجبار الغزنوی عفی عنہ فتاویٰ غزنویہ ص ۴۹

۱: وتر میں دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھانا مراد ہے۔ سعیدی

[فتاویٰ علمائے حدیث]